سینگی کے بعد ہدایات:

1۔ حجامت کے بعد دو دن تک آرام کرنا چاہیے اور جسمانی مشقت سے فارغ رہنا چاہیے۔

2۔ حجامت سے ایک یوم قبل اور ایک دن بعد تک ازدواجی تعلقات سے پرہیز کرنا چاہیے۔

3۔ شربت یا میٹھی چیزیں استعمال کریں، شہد اور کھجور شامل طعام ہو تو بہتر ہے۔

4۔ دودھ یا دودھ سے بنی ہوئی اشیاء (دہی، بالائی، پنیر، چھاچھ، مکھن اور گھی وغیرہ) سے چوبیس گھنٹے تک پرہیز کریں۔

5۔ اللہ پاک کا شکر بجالائیں۔ عافیت کی دعا اس پختہ عقیدے کے ساتھ ہو کہ شفاء درحقیقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے اور جو کچھ ہم کر رہے ہیں، وہ اسباب میں سے ہے۔

(جاری ہے)

تبصرے کی میز پر

ماہنامہ "علم و عمل" فیصل آباد

رئیس التحریر: مولانا خالد اشرف | صدر مجلس ادارت: مولانا خالد سیف | فی شمارہ: 6 روپے

مادی و معنوی معاونت کی ترسیل کا پتہ: P-23 گلی نمبر 11 اقبال پلازہ، منشی محلّہ، امین پور بازار۔ **فیصل آباد**

عصر حاضر میں مسلمانوں پر مسلط یلغاروں سے متعلق بعض **سادہ مسلمانوں** کا خیال یہ ہے کہ ہمیں کوئی تبدیلی قبول نہیں کرنا چاہیے، ورنہ اسلاف کی روش سے بغاوت ہوگی۔ **یورپ سے مرعوب** لابی کے نزدیک علمائے دین کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلنے کی قطعی ضرورت نہیں، مسلمانوں کو چڑھتے سورج کے پجاری بننا چاہیے۔ **راہ اعتدال** یہ ہے کہ اسلامی اصولوں کے مطابق عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے قدیم و جدید علوم کو یکجا کیے بغیر ہم دین کی دفاع کا فریضہ سرانجام نہیں دے سکتے۔

اسی معتدل نقطہ نظر اور طرزِ فکر کو لے کر 'ماہنامہ **علم و عمل** فیصل آباد' کی انتظامیہ اپنے سالار کارواں، منجھے ہوئے صحافی مولانا خالد اشرف کی قیادت میں میدانِ عمل میں اتر چکی ہے۔ زیر تبصرہ مجلّات کے مضامین ان افکار و نظریات کے عکاس ہیں:

❀ اجتہاد و تقلید، ❀ نصابِ تعلیم کی تجدید کی ضرورت، ❀ اہل حدیث تعلیمی مراکز کا تعارف، ❀ میڈیا کو تعلیم دین کی نشر و اشاعت کا وسیلہ بنانے کی ضرورت، ❀ ائمہ مساجد، فلاحی دینی اور تعلیمی اداروں کے مسئولین اور علمائے کرام کی ذمہ داریاں۔

مجلّے کی انتظامیہ اور قلمکار حضرات اس قابل قدر اقدام پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اگر صفحات میں قدرے اضافہ اور عربی عبارات کی تصحیح کا عمدہ اہتمام ہوتا تو مجلّے کے قد کاٹھ میں مزید اضافہ ہو سکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ اس کارواں کے نیک خیالات کو مزید مستحکم اور مقبول عام کرے۔ آمین

(عبدالرحیم روزی)

تربیت اولاد قسط: (4)

مثالی والد

تصنیف: مولانا محمد حنیف عبدالمجید حفظہ اللہ
تلخیص: ثناء اللہ غلام

مربی کے اوصاف

مربی کی ذمہ داری ہے کہ تربیت واصلاح کے سلسلے میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر رکھے۔ بغیر اخلاص کے جو بھی کام کیا جاتا ہے مؤثر نہیں ہوتا۔ اخلاص میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان اپنی ذات سے غافل نہ رہے۔

(۱) **علم**: نسل نو کی تربیت کی ذمہ داری ادا کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں۔ تربیت کے قواعد اور حکیمانہ اصولوں کا گہرا مطالعہ کریں۔

(۲) **صبر وتحمل**: مثالی والد کا ایک بنیادی وصف صبر وتحمل بھی ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص تربیت جیسے نازک فریضے کو خوش اسلوبی سے ادا نہیں کر سکتا۔

(۳) **حسن گفتار**: انسان کی زبان، لب ولہجے اور انداز تخاطب وطرز گفتگو کا بچوں پر خوب اثر پڑتا ہے۔ اگر آواز خوشگوار اور انداز میٹھا ہو تو بچوں پر کوئی اکتاہٹ طاری نہیں ہوتی اور وہ دل سے قبول کرتے ہیں۔ بلاضرورت گفتگو کرنے سے انسانی شخصیت مجروح ہوتی ہے۔

(۴) **حسن کردار**: مثالی والد کے لئے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ بچوں سے پہلے اپنی ذات کی تربیت کرے اور خود اچھی صفات کا عادی بن جائے، بری عادتوں سے کنارہ کش ہو جائے۔ کیونکہ انسان کا اپنا کردار دوسروں کے لئے باعث کشش ہوتا ہے اور ان پر ایک گہرا اثر ڈالتا ہے، کردار ایک خاموش مبلغ یا مربی کی حیثیت رکھتا ہے۔

کھلائیں سونے کا نوالہ، رکھیں شیر کی نگاہ

بچوں کو یہ احساس ہرگز نہ ہونے دیجیے کہ ''کچھ بھی کرو، باپ تو کچھ کہتا ہی نہیں۔'' بلکہ پیار ومحبت اور ناز اٹھانے کے ساتھ ساتھ کبھی کسی واقعی غلطی پر ضرور سختی سے تنبیہ بھی کرنا چاہیے۔ بلکہ حدود میں رہتے ہوئے کئی کوئی تادیبی کارروائی بھی کی جا سکتی ہے۔

بچوں میں ایثار کا جذبہ پیدا کیجیے

اوائل عمر ہی سے بچوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی خاطر اپنا حق چھوڑنے کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔ انہیں

صرف خوب سمجھائیے بلکہ خود بھی ایثار کی عملی مثالیں قائم کر کے ان کے روزمرہ کے مشاہدے میں لائیے۔

تعلیم و تعلم کے اسلامی آداب

مثالی والد اپنی اولاد کو ضروری دینی مسائل سے روشناس کراتے ہیں، تاکہ وہ حلال وحرام اور جائز وناجائز کی تمیز کر سکیں۔ اسی طرح ارکانِ اسلام اور ارکان ایمان سے بھی واقفیت پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اسلام کی نظر میں علم دین کی اعلیٰ قدر ومنزلت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کو جس خوبی کی بنا پر ملائکہ کے مقابلے میں خلافت ارضی کا اہل اور مستحق ٹھہرایا گیا اور نوع انسانی کو زمین کی دیگر انواعِ مخلوقات پر جو برتری اور شانِ حکمرانی دی گئی، وہ علم ہی کا وصف تھا۔ جس سے خود اللہ تعالیٰ نے جناب آدم علیہ السلام کو آراستہ فرمایا۔

مثالی والد کہتا ہے: دیکھو بیٹا! باادب بانصیب ہوتا ہے۔ دیکھو بیٹا! اصول ہے کہ جو محنت کرتا ہے ضرور پھل پاتا ہے۔

دو میٹھے بول

ہمیشہ بچے کو یہ احساس دلائیے کہ وہ بہت اچھی صفات سے آراستہ ہے۔ اس سے ان شاء اللہ وہ اپنے اندر اچھی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور اللہ نہ کرے اگر اسے بار بار یہ کہا جائے کہ تم بالکل بیکار اور نکمے ہو، خراب ہو، تمہارا تو کوئی کام ڈھنگ کا نہیں، تم انتہائی ضدی اور نالائق ہو، تو وہ واقعی اس طرح بننے کی کوشش کرے گا۔

اندھیروں میں روشنی کی کرن: ''مسکراہٹ''

مسکراہٹ زندگی کی نشانی ہے، یہ اندھیروں میں روشنی کی کرن کی مانند نمودار ہوتی ہے۔ مسکراہٹ ایک خوبصورت لفظ ہے جو زندگی سے آشنا کرتی ہے۔ مسکراہٹ ہر قسم کے غم واندوہ کو پردہ فراہم کرتی ہے اور اپنے پیچھے چھپا لیتی ہے۔ سچی مسکراہٹ ایک بے لوث خوشی عطا کرتی ہے۔ مسکراہٹ سے کی گئی بات کا اثر دیر تک قائم رہتا ہے۔ مسکراہٹ چہرے کو چاند بناتی ہے اور دل کی تازگی کی گواہی دیتی ہے۔ مسکراہٹ سے دلوں کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ مسکراہٹ کدورتوں کو دور کرتی اور ان کی جگہ محبت بھر دیتی ہے۔ مسکرانے کے لیے کسی نذرانے یا رقم کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ ہر لالچ سے مبرا ہوتی ہے۔ یہ نذرانہ غریب اور امیر دونوں بغیر کسی تفریق کے دے سکتے ہیں۔

اپنا مقام پہچانیے

اولاد کی نعمت عطا کر کے آپ کو اللہ تعالیٰ نے والد بنایا، یہ آپ پر اللہ کا بڑا احسان ہے۔ اس کا حق یہ ہے کہ آپ اپنے بیٹے بیٹیوں کی صحیح تربیت کرے۔ اگر کوئی پوچھے کہ دنیا میں سب سے مشکل کام کون سا ہے؟ تو اس کا جواب ہوگا: تربیت دینا، اس لیے کہ تربیت کا عمل دل ودماغ اور جسم وروح تمام کھپائے بغیر کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتا۔ مربی کم ظرف، بے حوصلہ، چڑچڑا اور بدخواہ نہیں

ہوتا۔ وہ طالب جاہ نہیں ہوسکتا۔ مثالی باپ اپنی منزل پھولوں کی سیج سے نہیں پتھروں اور کانٹوں سے گزر کر حاصل کرتا ہے۔ باپ میں یہ دو عادات سم قاتل ہیں: تند خوئی اور سخت دلی۔

دنیا اور آخرت کی کامیابی کے چند اصول

(۱) بچوں کو اچھی طرح یہ بات ذہن نشین کرا دیں: "ازهد فيما عند الناس يحبك الناس" [الترمذی] یعنی اگر تمہیں یہ پسند ہے کہ لوگ تم سے محبت کریں تو ان کے مال و دولت پر نظر نہ رکھنا۔

(۲) جو مصیبت تجھے پہنچی ہے اور جو فائدہ تجھ سے چھوٹ گیا ہے، اس پر واویلا نہ کرو۔

(۳) جب تم سے کوئی سوال کرے تو: پہلے تولو پھر بولو۔

(۴) کسی جاہل سے واسطہ پڑے اور وہ اپنی جاہلانہ بات پر ڈٹا رہے، سمجھانے سے نہ سمجھے تو سلام کر کے اس سے جدا ہو جاؤ یا موضوع سخن بدل دو۔

(۵) اگر اللہ کی کوئی نعمت حاصل ہو تو اس پر اللہ جل شأنہ کا بہت زیادہ شکر ادا کرو، کہ یہ اس نعمت کے بڑھنے کا ذریعہ ہے۔

(۶) اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو خلوص کے ساتھ کبھی تحفہ بھی دو۔ "تهادوا تحابوا"

(۷) وعدہ خلافی ہرگز نہ کرو۔ یہ نفاق کی اہم علامت ہے۔

(۸) لوگوں کی نظروں میں محبوب بننا چاہتے تو نیک عمل کرو۔

(۹) اگر اللہ تعالیٰ کی امداد ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہتے ہو تو دنیا کے مصائب و مشکلات پر صبر کرو۔ اللہ تمہارے ساتھ ہوگا۔

(۱۰) اگر کسی کی دعوت پر جاؤ یا گھر پر ہی کھانا پسند آ جائے تو پکانے والے کی تعریف ضرور کرو۔

تربیت کے آٹھ سنہرے اصول

(۱) ساری مخلوق کو کسی نہ کسی سے محبت ہوتی ہے۔ جب انسان قبر میں جاتا ہے تو اس کا محبوب اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے آدمی کو نیکیوں سے محبت کرنا چاہیے۔

(۲) انسان اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں سے روکے رکھے، تاکہ جنت اس کا ٹھکانہ بن جائے۔

(۳) دانا لوگ اپنی قیمتی چیز کی بڑی حفاظت کرتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ قیمتی سرمایہ اللہ کے ہاں بھیج کر محفوظ کرے تاکہ اس سے بوقت حاجت استفادہ یقینی ہو۔ ﴿ما عندكم ينفد وما عند الله باق﴾ [النحل ۹۶]

(۴) کوئی مال کو عزت و بڑائی کا ذریعہ سمجھتا ہے، کوئی حسب و نسب کو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إن اكرمكم عند الله أتقاكم﴾ [الحجرات] "اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف اور معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔"